پانچواں مسئلہ

بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ اور مومنین کی عزّت

کتاب وسنت کی روشنی میں

تمام اہلِ ایمان کا عقیدہ ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں سب سے زیادہ عزّت وفضیلت حضور سید الانبیاء، افضل المرسلین ﷺ کو حاصل ہے پھر مرسلین عظام اور انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو، پھر درجہ بدرجہ صحابہ، اولیا و مومنین کو عزت وکرامت حاصل ہے۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی
خلق سے اولیا، اولیا سے رُسُل　　اور رسولوں سے بالا ہمارا نبی

لیکن اس کے بر خلاف فرقۂ وہابیہ کا عقیدہ ہے:

"ہر مخلوق بڑا ہو، یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (۱)

حالاں کہ کتاب وسنت کے نصوص اور سلف وخلف کی تصریحات اس کے خلاف ہیں۔

دلائلِ اہلِ سنت

کتاب اللہ کی آیات سے ثبوت:

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ (۲)

---

(۱) تقوية الإيمان ص: ۱۳، الفصل الأول في الاجتناب عن الشّرك، راشد كمپنى، ديو بند.
(۲) القرآن الحكيم، سورة المنافقون: ٦٣، الأية: ٨.

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لیے عزّت ہے اور اس کے رسول کے لیے عزّت ہے اور مومنین کے لیے عزّت ہے، لیکن منافق نہیں جانتے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزّ و جل کی بارگاہ میں رسول اللہ کی بھی عزّت ہے اور مومنین کی بھی۔ البتہ یہ عزّت تقویٰ اور قربِ الٰہی کی بنیاد پر کم و بیش ہے۔

❷ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ (۱)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

اور بلا شبہہ مومنین، اولیاء اللہ، صحابہ سبھی ایک سے زیادہ ایک پرہیز گار ہیں اور انبیا و مرسلین بہت زیادہ اور سید الانبیا سب سے زیادہ پرہیز گار ہیں تو اسی لحاظ سے بارگاہ الٰہی میں سب کی عزّت و کرامت ہے اور سب سے زیادہ عزّت و وجاہت والے ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

❸ خدائے کریم ارشاد فرماتا ہے:

تِلۡكَ الرُّسُلُ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ۘ مِنۡهُمۡ مَّنۡ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ ؕ (۲)

ترجمہ: یہ رسولوں کی جماعت، ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی، ان میں سے بعض سے اللہ نے کلام فرمایا اور بعض کو درجوں بلندیاں عطا فرمائیں۔

جس قدر بارگاہ الٰہی میں فضیلت زیادہ، اسی قدر عزّت زیادہ۔

❹ قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰىهَا ۪ (۳)

ترجمہ: اے محبوب! ہم دیکھ رہے ہیں تمھارا بار بار آسمان کی طرف منھ کرنا، تو ضرور ہم پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمھاری خوشی ہے۔

❺ وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ (٤)

ترجمہ: قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

---

(۱) القرأن الحکیم، سورة الحجرات: ٤٩، الأية: ١٣.
(۲) القرأن الحکیم، سورة البقرة: ۲، الأية: ٢٥٣.
(۳) القرأن الحکیم، سورة البقرة: ۲، الأية: ١٤٤.
(٤) القرأن الحکیم، سورة الضحیٰ: ٩٣، الأية: ٥.

یہ ہے بارگاہِ الٰہی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت کہ اللہ عزّوجلّ آپ کے راضی اور خوش ہوجانے کی بشارت دے رہا ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

❻ قرآن امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیۃ کی فضیلت کی شہادت یوں دیتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.[1]

ترجمہ: تم لوگ سب سے افضل امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی۔

ظاہر ہے جو امت افضل زیادہ ہوگی اُس کی عزت بھی زیادہ ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سے ثبوت:

① عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ... قال: «اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي». وَبَكَى... فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ.[2]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: ”اے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش دے، اور حضور (یہ دعا کرتے ہوئے) رو پڑے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا یہ پیغام سناؤ کہ ” ہم عنقریب آپ کی امت کے بارے میں آپ کو خوش کردیں گے اور آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔“

اس حدیث صحیح سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جلّ وعلا اپنے محبوب کی رضا و خوشی چاہتا ہے۔

صاحب ”التحریر“ نے یہاں یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ امت کے کچھ افراد کو بخش کر راضی کیا جا سکتا ہے مگر کچھ افراد کے جہنم میں جانے سے غم تو ہوگا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ ”لا نسوءك“ [ہم تجھے غمگین نہیں کریں گے] یہ بشارت دی ہے کہ نرضيك، و لا ندخل

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة آل عمران: ۳، الآية: ۱۱۰.

(۲) الصحيح لمسلم ج: ۱، ص: ۱۱۳، کتاب / باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لأمّته و بكائه شفقةً عليهم، مجلس البركات.

عليك حزنًا، بل نُنَجّي الجميعَ۔ ہم تجھے خوش کر دیں گے اور تجھ پر کوئی غم نہیں آنے دیں گے، بلکہ پوری امت کو بخش دیں گے۔(۱)

② عن أبي هريرة، قال: ... قال (رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلَّم):
أَنَا **سَيِّدُ النَّاسِ** يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ، يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں قیامت کے دن سارے لوگوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ یہ کس وجہ سے ہے؟ اللہ تعالیٰ سارے اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہموار، کشادہ میدان میں جمع فرمائے گا۔

صحیح مسلم شریف میں اسی حدیث کی دوسری روایت اس طرح ہے:

وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ، فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ، وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ، فَنَهَسَ نَهْسَةً، فَقَالَ : أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَهَسَ نَهسةً أُخْرَى و قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ لَا يَسْأَلُونَهُ، قَالَ: أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهْ؟ قَالُوا: كَيْفَهْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. إلخ.(۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید اور گوشت کا پیالہ پیش ہوا تو آپ نے بکرے کا دست — جو آپ کو پسند تھا — لے کر کچھ کھایا اور فرمایا: ”میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں“ پھر دوبارہ کچھ کھا کر فرمایا کہ ”میں روزِ قیامت تمام لوگوں کا سردار ہوں۔“
جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب اس کی وجہ نہیں دریافت کرتے، تو فرمایا: تم

(۱) شرح صحيح مسلم للإمام النووي، ج: ۱، ص: ۱۱٤، الباب المذكور.
(۲) صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۲۸٤، كتابُ التفسير / بابُ قوله: ذرّيّة مَن حملْنا مع نوحٍ، مجلس البركات، مبارك فور.
❀ الصحيح لمسلم ج: ۱، ص: ۱۱۱، كتابُ الإيمان / باب إثبات الشّفاعة، مجلس البركات.
❀ مسند الإمام أحمد بن حنبل ص: ٦۹٥/ مسند أبي هريرة، رقم الحديث: ۹٦۲۱.
❀ جامع الترمذي ج: ۲، ص: ٦٦، أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم/ باب ما جاء في الشّفاعة.
(۳) الصحيح لمسلم ج: ۱، ص: ۱۱۱، كتابُ الإيمان / باب إثبات الشّفاعة، مجلس البركات.

لوگ پوچھتے کیوں نہیں کہ یہ کس سبب سے ہے؟

توصحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ، اس کا سبب کیا ہے؟ توآپ نے فرمایا کہ لوگ ربُّ العٰلمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ (پھر آپ نے حدیث شفاعت ذکر کی)

③ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

- میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں،
- میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا،
- اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا
- اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

④ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلّى الله عليه وسلّم: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلاَ فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلاَّ تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَلاَ فَخْرَ... وَ هٰذا حديث حسنٌ.[2]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(١) الصحيح لمسلم ج: ٢، ص: ٢٤٥، كتابُ الفضائل / باب تفضيل نبينا صلى الله تعالى عليه وسلّم على جميع الخلائق، مجلس البركات.

❀ سنن أبي داود ص: ٥١٠، كتاب السُّنّة/ باب في التخيير بين الأنبياء عليهم الصّلاة و السلام، بيت الأفكار الدولية، بيروت.

(٢) ● جامع الترمذي ج: ٢، ص: ٢٠١، ٢٠٢، أبوابُ المناقِب / باب ما جاء في فضل النّبى صلى الله تعالى عليه وسلّمَ / مجلس البركات.

● و ج: ٢، ص: ١٤٣، أبواب التفسير/ سورة بنى إسرائيل، مجلس البركات.

● مسند الإمام أحمد بن حنبل ص: ٧٧٦، مسند أبي سعيد الخدري/ رقم الحديث: ١١٠٠٠.

● و ص: ٨٨٠/ رقم الحديث: ١٢٤٩٦، بيت الأفكار الدولية.

● سنن ابن ماجه ص: ٤٦٤، كتاب الزهد/ بابُ ذكر الشّفاعة، رقم الحديث: ٤٣٠٨، بيت الأفكار الدولية.

● میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ میں فخر سے نہیں کہتا،
● میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور یہ بھی میں کوئی فخر سے نہیں کہتا،
● اور اس روز سارے نبی۔ حضرت آدم اور ان کے سوا جتنے ہیں۔ سب میرے زیرِ لوا ہوں گے۔
● اور میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا۔ یہ بھی کوئی فخر سے نہیں کہتا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

⑤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ :.... **وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** وَلاَ فَخْرَ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ.(۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ: میں روز قیامت سارے لوگوں کا سردار ہوں، اور کچھ فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا، اور کوئی فخر نہیں۔

⑥ عن ابن عباس ، قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ... أنا سيِّد وُلد آدم في الدنيا وفي الآخرة ولا فخر ، وأنا أوَّل مَن تنشق الأرض عني وعن أمتي ولا فخر ، وبيدي لواءُ الحمد يوم القيامة ولا فخر ، و آدم وجميع الأنبياء من وُلد آدم تحته ، وإليَّ مفاتيح الجنة يوم القيامة ولا فخر ، وبي تفتح الشفاعة يوم القيامة ولا فخر ، وأنا سائق (وفي الخصائص الكبرى: سابقٌ–ن) الخلق إلى الجنة يوم القيامة ولا فخر ، وأنا إمامهم ، وأمتي بالأثر.(۲)

---

(۱) سنن الدارمي ج: ۱، ص: ۱۹۸، ۱۹۹، باب ما أُعطي النَّبِيُّ صلّى الله تعالىٰ عليه وسلّم، من الفضل، رقم الحديث: ۵۳.

❀ و شُعَب الإيمان للبيهقي ج: ۲، ص: ۱۸۱، بابٌ في حبّ النبي صلى الله تعالى عليه وسلّمَ، فصل في براءته فى النبوة، دار الكتب العلمية.

❀ و دلائل النبوة للبيهقي ج: ۵، ص: ۴۷۹، باب ما جاء في تحدّث رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بنعمة ربّه عزّ وجلّ، دار الكتب العلمية.

❀ و دلائل النبوة لأبي نُعيم ص: ۶۴، الفصل الرابع/ ذكر الفضيلة الرابعة بأقسام الله بحياته، دار النفائس.

(۲) دلائل النبوة لأبي نُعيم ، ج: ۱، ص: ۶۵، ۶۶، الفصل الرابع/ ذكر الفضيلة الرابعة باقسام الله بحياته، دار النفائس، بيروت

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- میں دنیا و آخرت میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔
- اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبروں سے نکلے گی اور کوئی فخر نہیں۔
- اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لواءُ الحمد ہوگا اور تمام انبیا اس کے نیچے ہوں گے یہ بھی میں کوئی فخر سے نہیں کہتا۔
- اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہوں گی اور کوئی فخر نہیں۔
- اور مجھی سے شفاعت کی ابتدا ہوگی اور کچھ فخر نہیں۔
- اور میں تمام مخلوق سے پہلے جنت میں تشریف لے جاؤں گا اور کچھ فخر نہیں۔
- اور میں ان سب کے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے ہوگی۔

یہ احادیث شاہد ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں ساری کائنات میں سب سے زیادہ عزّت اور وجاہت والے ہیں۔

آپ دنیا و آخرت میں ساری اولاد آدم کے سردار ہیں، ظاہر ہے کہ خدائے قدوس کی بارگاہ سے یہ سرداری اسی کو ملے گی جو اس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزّز ہو۔

قیامت کے دن سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست اقدس میں ہی "لواءُ الحمد" ہوگا جس کے نیچے تمام انبیاے کرام ہوں گے، اس سے تمام انبیا پر آپ کا اعزاز ظاہر ہے اور اسی سے ساری مخلوق پر بھی آپ کا اعزاز عیاں ہوجاتا ہے۔

بقیہ خصائص و فضائل بھی اسی امر کی شہادت دیتے ہیں۔

غور کرنے کا مقام ہے، کیا اللہ تعالٰی اسے دنیا و آخرت کا سردار بنائے گا جو معاذ اللہ اس کی بارگاہ میں چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہو؟

کیا اللہ تعالٰی ایسے ہی کے ہاتھ میں "لواءُ الحمد" دے گا، کیا ایسے ہی کے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں عطا فرمائے گا، کیا ایسے ہی کے ذریعہ شفاعت کی پہل کرے گا جو۔ اللہ کی پناہ۔ چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہو۔

کیا امام الوہابیہ اور ان کے ہم نواؤں کا یہ عقیدہ احادیث مبارکہ سے کھلا ہوا انحراف نہیں ہے۔

⑦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلَّى الله عليه وسلَّم يَنْتَظِرُونَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ، سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ ... وَ قَالَ:

قَدْ سَمِعْتُ كَلاَمَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيسَى رُوحُه وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ،

أَلاَ وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلاَ فَخْرَ ... وَأَنَا أَكْرَمُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَلاَ فَخْرَ ».

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کچھ صحابۂ کرام در اقدس پر بیٹھ کر آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور باہر نکلے اور جب ان سے قریب ہوئے تو ان کا مذاکرہ سنا، اور فرمایا:

میں نے تمھاری بات سنی اور اس امر پر تمھارا تعجب کرنا بھی سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور واقعی وہ ایسے ہی ہیں، اور حضرت موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور وہ ویسے ہی ہیں۔ اور آدم صفی اللہ ہیں اور واقعی وہ ایسے ہی ہیں۔

سُن لو، اور میں حبیبُ اللہ ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں سارے اگلوں اور پچھلوں میں سب سے زیادہ عزّت والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حبیبُ اللہ کا مقام خلیل و نجی، کلیم و صفی سب سے اونچا ہوتا ہے تو سب سے زیادہ عزّت والے حضور ہوئے اور آخری جملے میں تو اسی کا اعلان ہے۔

(۱) ● جامع الترمذي ج: ۲، ص: ۲۰۲، بابٌ من أبواب المناقب، مجلس البركات.
● و سنن الدارمي ج: ۱، ص: ۱۹۵، باب ما أعطي النَّبيُّ صلي الله تعالىٰ عليه وسلَّمَ من الفضل، رقم الحديث: ۴۸.

علامہ سراج بلقینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث حسن ہے۔[۱] پھر اس کے مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں اور بہرحال امام الوہابیہ کے قول کی بہ نسبت ہمیں یہ حدیث عزیز ہے۔

⑧ عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله صلّى الله عليه و سلّمَ : لما اقترف آدم الخطيئة قال: يا رب "أسألك بحق محمد لما غفرت لي".

قال: و كيف عرفت محمّدا؟ قال: لأنك لمّا خلقتني بيدك و نفختَ فيَّ من روحك رفعتُ رأسي فرأيتُ علىٰ قوائم العرش مكتوبا: "لآ إله إلا الله محمدٌ رَّسُول الله" فعلمتُ أنك لم تُضف إلى اسمك إلا أحبِّ الخلق إليك. قال: صدقتَ يا آدم، إنه لَأحب الخلق إليّ.

أمّا إذا سألتني بحقّهٖ فقد غفرتُ لك ، ولولا محمد ما خلقتُك. قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد.[۲]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش ہوگئی تو انھوں نے دعا کی:

"اے پروردگار، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کے وسیلے سے میری مغفرت فرما۔"

اللہ تعالیٰ نے پوچھا، تم نے محمد- صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم -کو کیسے پہچانا، تو انھوں نے عرض کی، جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا، اور میرے جسم میں روح پھونکی اور میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر "لآ الٰہ إلّا اللہ محمّدٌ رَّسول اللہ" لکھا دیکھا، اس سے میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے ساری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب اور پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

---

(۱) قال الإمام أحمد رضا رضي الله تعالىٰ عنه: روى الحديث أبو نعيم عن عبد الله بن عباس بسندٍ حسن. و تحسينُه هو الّذي حَقّقه السّراج البلقيني في فتاواه كما أثر عنه (ابن حجر المكي) في "أفضل القرىٰ"، و إن خالف فيه أبو عيسىٰ رحمه الله تعالى. (تجلّي اليقين بأنّ نبينا سيّد المرسلين. ص: ۹۳، تابشِ دوم/ ارشاد نہم، رضوی دار الاشاعت، براؤں شریف)

(۲) ● المستدرك للحاكم، ج: ۱، ص: ٦٥، كتاب التاريخ/ استغفار آدم عليه السلام بحقّ محمد صلى الله تعالى عليه وسلّمَ.

● و دلائل النبوة للبيهقي ج: ٥، ص: ٤٨٩، باب ما جاء في تحدّث رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلّمَ بنعمةِ ربّه عزّ و جلّ.

فرمایا: آدم تونے سچ کہا۔ اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہیں کرتا۔ امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث "صحیح الاسناد" ہے۔[1]

اور امام حاکم صاحب مستدرک کی ایک روایت میں ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدم، تونے سچ کہا، بے شک وہ ساری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب اور پیارا ہے۔

اور جب کہ تونے اُس کے حق کے وسیلے سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے بخش دیا، اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مستطاب "تجلّی الیقین" میں کثرت سے اس مضمون کی آیات و احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور سید عالم، تاج دار بنی آدم و آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری کائنات میں سب سے زیادہ خدائے عزیز کی بارگاہ میں عزّت و کرامت و وجاہت و مرتبہ والے ہیں تو وہ فرمانِ وہابیت ضرور ان آیات و احادیثِ کثیرہ کے خلاف ہے۔

(۱) قال المحدث الجليل، الإمام أحمد رضا في كتابه "تجلّي اليقين"، قال الحاكم: " صحيح الإسناد" و أقرّه عليه العلّامه ابن أمير الحاج في الحلية والسّبكي في "شفاء السقام" . أقول: و الّذي تحرّر عندي أنه لا ينزل عن درجة الحَسَن، والله تعالىٰ أعلم. ١٢ منه (تجلّي اليقين ، ص: ٦٨ ، تابش اول ، وحی اوّل)